السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں جووارد ہے کہ مقتدی صف میں تنہا نہ کھڑاہو بلکہ اگلی صف سے کسی کو کھینچ کراپنے ساتھ ملاوے اس سے کیا مراد ہے آیا صف کے درمیان سے کھینچے یا کنارہ صف سے اوراگرکنارہ صف سے تواس کووسط میں صف کے لاوے یا وہیں کنارہ پر کھڑاہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں مقتدی کوچاہیے کہ صف کے کنارہ سے کسی کو کھینچ کراپنے ساتھ شامل کرے کیونکہ اگر درمیان صف سے کھینچے گا توصف میں خلل اور فصل واقع ہوگا۔ سنن ابوداؤدمیں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوابین المناکب وسدوا الخلل ولاتذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفاً وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوف کودرست کرواور مونڈھوکو برابر رکھواور درمیان میں جوفاصلہ ہواس کوبند کرواور شیطان کےلیے کوئی گنجائش باقی نہ چھوڑوجس نے صف کوملایا اللہ اس کوملادے گااور جس نے صف کو قطع کیا اللہ اس کو قطع کرے گا۔ یہ حکم یعنی صف کے پیچھے تنہا نہ کھڑاہونا بلکہ دوسرے کوشامل کرنا خاص مرد کےلیے ہے۔ اگر عورت ہے تواس کو تنہا کھڑاہونا حدیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں انس ابن مالکؓ سے مروی ہے قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامی خلفنا ام سلیم یعنی میں نے ایک یتیم کے ساتھ اپنے مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازاداکی میری والدہ ام سلیم پیچھے کھڑی تھیں۔ فتح الباری میں تحت اس حدیث کے مرقوم ہے۔ الاقرب ان البخاری قصدان یبین ان ھذا مستثنیٰ من عموم الحدیث فیہ لاصلوٰة لمنفرد خلف الصف یعنی انہ مختص بالرجال واستدل بہ ابن بطال علی صحة صلوٰة المنفرد خلف الصف خلافا لاحمد لانہ لما ثبت للمرأة کان للرجال اولیٰ ولکن لمخالفہ ان یقول انما ساغ ذلک لامتناع ان تصف مع الرجال بخلاف الرجل فانہ لہ ان یصف معھم وان یزاحمھ وان یجدب رجلاً من حاشیة الصف فیقوم معہ فافترقا انتہی صفحہ ۴۵۱ پارہ سوم یعنی بخاری کا مقصوداس امر کا بیان کرنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں اس حکم سے عورت مستثنیٰ ہے، یہ حکم خاص مردوں کےلیے ہے ابن بطلال نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ صف کے عقب اکیلے آدمی کی نماز جائز ہے خواہ مرد ہویا عورت کیوں کہ جب عورت کےلیے یہ حکم ثابت ہواتو مرد کےلیے بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔ لیکن مخالف یہاں پر کہہ سکتا ہے کہ عورت کےلیے تنہا کھڑاہونا اس لیے جائزہواکہ اس کو مردوں کے ہمراہ صف میں شامل ہونا جائز نہیں اور مرد کو درمیان میں داخل ہونے اور صف کے کنارہ سے کسی کو کھینچنے کی گنجائش ہے پس دونوں میں فرق ہوگیا۔ چونکہ جماعت کی ابتداء صف کے وسط اور درمیان سے قائم ہوتی ہے۔ اس لیے صف کے درمیان لاکر کھڑاہونا چاہیے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 78-79

محدث فتویٰ